حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تعلیمی نظریات

پروفیسر امجد علی شاکر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ ایک معروف محاورے کے مطابق اس زمین پر قدرت کا عطیہ تھے۔ آپؒ اس اہل حق کے کارواں میں میر کارواں کی حیثیت سے شامل ہوئے جو بطحا کی وادیوں سے چلا اور ہر دور میں ہر وطن میں اپنی بھرپور توانائیوں کے ساتھ چلتا رہا تاکہ حق وصداقت کا شعلہ جس میں روشنی بھی ہے اور حرکت وتوانائی بھی، بجھنے نہ پائے۔ اہل حق کے اس کارواں کا اگر جہاد مشغلۂ حیات ہے تو علم روزمرہ، عمل اس کی عبادت ہے تو تبلیغ وتلقین اس کی ریاضت، بہرحال یہ کاروان اہل حق زندگیوں کے بوقلموں شعبوں کی طرح بوقلموں خصوصیات کا حامل رہا ہے، چونکہ انسان کو خدا تعالیٰ نے علم کی بدولت اس جہاں میں فضیلت بخشی ہے، اس لئے علم اس کارواں کا ہمیشہ طرۂ امتیاز رہا ہے، اس لئے حضرت لاہوریؒ علم کو انسان کے لئے انتہائی ضروری خیال فرماتے تھے، آپؒ جب اسکول میں داخل ہوئے تھے تو واحد طالب علم تھے جو اپنے گاؤں سے چل کر دوسرے گاؤں میں تعلیم کے حصول کے لئے جاتے تھے، بعدازاں جب آپؒ کے والدین نے آپ کو حضرت سندھی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کردیا تو آپؒ نے حضرت سندھیؒ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم کو جھکائے رکھا اور کبھی چوں وچرا سے استاد کے حکم کا وقار زخمی نہ ہونے دیا، کبھی انقباض کے داغ سے سعادت کے حسن کو ماند نہ کیا۔

حصول علم کا شوق اس قدر تھا کہ جب بچہ بھی کھیل کود کو زندگی کا بہترین خیال کرتا ہے، آپ اپنے استاد کے پاس والدین سے دور بحر علم کی غواصی میں مصروف تھے، پھر اس پر مستزاد یہ کہ استاد کے گھر سے مدتوں دو روٹیاں آتی رہیں، ایک روٹی خدا کی راہ میں دے دیتے اور ایک روٹی سے گزارہ کرتے، اگر کبھی بھوک ستاتی تو جنگلی بیروں سے شکم کی سیری کا اہتمام کرلیتے۔ آپؒ نے کبھی کسی سے سوال کرکے خودداری کے ریشم میں ٹاٹ کا پیوند نہ ٹانکا اور نہ ہی بے صبری کی تیغ سے استغناء کی گردن کاٹی۔ آپؒ اپنے والد محترم کی بیدار مغزی اور مآل اندیشی کی توصیف فرماتے، آپ خود فرماتے تھے:

”راقم الحروف ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے، میرے گاؤں سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر دوسرے گاؤں میں اسکول تھے، میرے والد مرحوم چونکہ علم کے قدر دان تھے، اس لئے انہوں نے مجھے اسکول میں داخل کیا اور تعلیم دلائی، سارے گاؤں میں سوائے میرے اور کوئی اسکول نہیں جاتا تھا، میرے والد صاحب مرحوم کی بیدار مغزی اور مآل اندیشی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج صوبائی دارالحکومت لاہور میں اللہ تعالیٰ مجھ ایسے گناہگار سے محض اپنے فضل وکرم سے اسلام کی خدمت لے رہا ہے، والحمدللہ علی ذالک۔“

انگریز نے ایک ایسا نظام تعلیم رائج کیا تھا جس میں اسلام کا علم اُرد کے دانے پر سفیدی کے برابر بھی نہ تھا اور یہ نظام مسلمانوں کو عیسائی بنا تا نہ سہی مسلمان بھی نہ رہنے دیتا، اس لئے علماء حق نے دین کی حفاظت کے لئے دینی مدارس قائم کیے، حضرت لاہوریؒ، دینی تعلیمات کے ساتھ عصری اور فنی تعلیمات کو جاری رکھنے کے خواہاں تھے، حضرت مرحوم حضرت سندھیؒ کے ہمراہ نظارۃ المعارف میں بطور طالب علم اور پھر بطور پروفیسر پڑھاتے رہے، جہاں انگریزی اور دینی تعلیمات بیک وقت رائج تھیں، چنانچہ حضرتؒ نے زندگی بھر دین و دنیا کی تفریق پسند نہ فرمائی۔ آپؒ نے زندگی بھر کالجوں اور اسکولوں کے تعلیم یافتہ لوگوں کو قرآن پڑھایا، چنانچہ اس مردقلندر کی اس کاوش کے نتیجے میں وہ کالج جہاں دینی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا تھا اور شعائر دین کو خندہ واستہزاء کا ہدف بنایا جاتا تھا، وہاں دین کی روشنی کے چراغ جگمگا اٹھے، آپ عصری تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر عمر بھر انجمن حمایت اسلام کی سرپرستی فرماتے رہے، اسی لئے آپ کو بارہا انجمن کی صدارت کی پیشکش کی گئی، اگرچہ آپ اپنی مصروفیات کی بنا پر اس منصب پر فائز نہ ہوئے، مگر اس کی سرپرستی اور اعانت سے کبھی پہلو تہی نہ کی۔

حضرتؒ نے بارہا واشگاف الفاظ میں فرمایا:

”میں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ہم عصری تعلیم کے مخالف نہیں (تقسیم سے قبل کی بات ہے) اگر ایک ہندو ڈاکٹر آئے تو مقابلہ میں مسلمان ڈاکٹر آئے، اگر ادھر سے ایک ایل ایل بی آئے تو ادھر سے بھی ایل ایل بی آئے، ادھر سے ایم ایس سی آئے تو ادھر سے بھی ایم ایس سی آئے۔“

مگر آپ اس تعلیم کو کافی نہ سمجھتے تھے، اسے چراغ رہگور خیال کرتے، درون خانہ کے ہنگاموں سے اس کی نامحرومی کا احساس بھی دلاتے، چنانچہ فرماتے:

”لیکن میرے بھائیو! اس دنیاوی تعلیم کو کافی نہ سمجھو، اگر اللہ کی بارگاہ میں مردود نہیں مرحوم ہونا ہے تو کچھ نہ کچھ دین بھی سیکھو، تمہاری بڑی سے بڑی دنیاوی تعلیم ایل ایل بی اور ایم ایس سی کی اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی پوچھ نہیں۔“

آپؒ عابد سے عالم کو بہتر خیال فرماتے، کیونکہ عابد تو صرف اپنے دل کی دنیا میں ہی روشنی کرتا ہے اور عالم کائنات کی

تیرگی کی قبا چاک کرتا ہے اور جہاں کے لئے خورشید جہاں تاب بنتا ہے، چنانچہ آپؒ نے فرمایا:

''ایک عالم کی مثال ایسی ہے جس طرح ملاح بہت سارے لوگوں کو کشتی میں بٹھا کر دریا کے پار لگا دے اور عابد کی مثال ایسی ہے جس طرح کوئی خود تیر کے پار چلا جائے۔''

آپ ان فریب خوردہ شاہینوں کو جھنجھوڑنے اور ان کی خودی کو بیدا کرتے جو کرگسوں میں رہ رہ کر رسم شاہ بازی بھلا بیٹھے تھے، آپ اس مسلم کو بیدار کرتے جو کیٹس اور شیلے سے تو واقف تھا، برٹینڈرسل اور برنارڈ سے تو آشنائی تھی مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء کی تعلیمات سے بے خبر تھا، اس لئے بڑے سوز سے فرماتے:

''میرے انگریزی دان بھائیو! آپ کے نصاب تعلیم پنجاب یونیورسٹی میں انگریز نے تمہیں پرائمری سے لے کر ایم اے یا ایم بی بی ایس یا ایل ایل بی تک کلمہ طیبہ بھی نہیں پڑھایا، آپ میں اکثر وہ گریجویٹ ہیں جنہوں نے کالج میں تعلیم پائی اور ہوسٹل میں زندگی بسر کی، انہیں کلمہ شہادت بھی پڑھنا نہیں آتا، نماز تو علیحدہ چیز ہے، بڑے بڑے اعلیٰ تعلیم یافتہ سے جا کر پوچھ لیجئے، اسلام کی بنیاد کلمہ شہادت نہیں آتا۔''

آپ قرآن وسنت کی تعلیم کو فرض اولین سمجھتے تھے، چنانچہ فرمایا:

''ماں باپ کا فرض ہے کہ اولاد کو قرآن مجید اور سنت رسول کا علم دلائیں، اسی لئے کہا کرتا ہوں کہ دین کی تعلیم دلانا اور دین دار بنانے کی کوشش کرنا ماں باپ کا فرض ہے تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی رکھنے کا سلیقہ آجائے۔''

آپؒ انگریزی تعلیم کے مخالف نہ تھے بلکہ انگریزی طریق تعلیم کے ضرور مخالف تھے، آپؒ اس انداز تربیت کے سخت خلاف تھے جو شاہینوں کو خاکبازی سکھائے اور شاہینی صفات کی جگہ خاکبازی کی تعلیم دے جو دلوں کو منور کرنے کی بجائے تیرہ و تار کردے، جو روح و دماغ کو تقویت دینے کی بجائے ان کے قتل کا سامان کرے، خود فرمایا:

''میں اس تعلیم کا مخالف نہیں ہوں، طریق تعلیم کا مخالف ہوں۔''

آپؒ انسان کے لئے خالی تعلیم کو ہی کافی نہ سمجھتے تھے، کیونکہ کتابیں ذہن کو ذخیرہ معلومات تو عطا کردیتی ہیں، مگر آپ علم کے اس چراغ کو روشن کر کے اس سے دل کو منور کرنا بھی ضروری سمجھتے تھے، اس لئے فرماتے:

''اولیائے کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسند نشین ہوئے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں: (۱)......علمائے کرام (۲)......صوفیائے عظام۔

علمائے کرام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کتاب کا فرض ادا کرتے ہیں، وہ بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسند نشیں ہیں، صوفیائے عظام تزکیہ کا فرض ادا کرتے ہیں، وہ قرآن کا رنگ چڑھاتے

ہیں، یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسند نشیں ہیں۔"

تزکیہ نفس کے لئے اولیاء کرام کی صحبت آپؒ کے نزدیک انتہائی ضروری تھی کہ ولایت کے نور کے پاس بیٹھ کر تیرہ وتار دل بھی منور ہوجاتے ہیں، ان میں بھی نیکی کے پھول مہکتے، اخلاص کے غنچے چٹختے، ایثار کی خوشبو لہکتی اور صداقت کے لالہ زار کھلتے ہیں، چنانچہ فرمایا:

"مدت مدید تک اولیائے کرام کی صحبت نصیب ہو تو روحانی امراض سے شفا ہوتی ہے۔"

آپ دین کے فری اسٹائل مفکروں اور مغرب زدہ پیشواؤں کی طرح دین کو خود ہی سمجھ لینے کو زعم باطل سمجھتے تھے، آپ اس کی تعلیم اور اس کو دل میں راسخ کرنے کے لئے علماء اور اولیاء کو ضروری خیال فرماتے ہیں، آپ تاریک دلوں سے صبح روشن کی ضیا مانگنے کے قائل نہ تھے بلکہ روشن دلوں اور روشن ضمیروں کے پاس رہ کر تنویر حاصل کرنے کے قائل تھے، فرمایا:

"کامل کی صحبت میں مدت مدید تک رہنے سے ان کے کمالات کا عکس پڑتا ہے، کوئی فن ایسا نہیں جو ماہرین فن کے پاس ایک دو دن بیٹھنے یا کبھی کبھی اس کی ملاقات کرنے سے حاصل ہوسکے، درزی، بڑھئی، لوہار، معمار وغیرہ کا کوئی بھی فن ایسا ہے جو مدت مدید کی صحبت استاد کے بغیر حاصل ہوتا ہے، نہیں ہرگز نہیں، آپ جس عقل سے دنیا کے کاموں میں چلتے ہیں، اس عقل سے دین کے معاملے میں کیوں کام نہیں لیتے، جس کی صحبت میں اصلاح ہوتی نظر آئے، اس کی صحبت میں مدت تک رہنے سے رنگ چڑھ جاتا ہے۔ دنیوی علوم وفنون میں بھی یہی ہوتا ہے کہ استاد کچھ زبان سے بیان فرما کر سمجھاتا ہے اور کچھ اپنی عقل سے، روحانی تربیت میں بھی یہی ہوتا ہے، کامل کبھی کچھ ارشاد فرما کر اور کبھی اپنے عمل کے ذریعے طالب کی تربیت فرماتے ہیں، اس طرح آہستہ آہستہ "من کل الوجوہ سالم" ہوجاتا ہے، بشرطیکہ کامل کے ساتھ عقیدت، ادب اور اطاعت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں مگر جن کے اپنے اندر ایمان نہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت نہ تھی، ادب اور اطاعت نہیں کرتے تھے، آپ کی صحبت بھی ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکی:

تہی دستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل　　　　کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

مگر کامل سے فیض اٹھانے کا کیا طریق ہے؟ کیا ہر شخص فیض حاصل کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں جب تک انسان مرد کامل کے حضور پامال نہ ہوجائے، کچھ حاصل نہ کرپائے گا اور جو کوئی ادب واطاعت کی متاع لے کر مرد کامل کے حضور جا پہنچے گا، اس کے دل ودماغ علوم کا گنجینہ اور معارف کا خزینہ بن جائیں گے۔"

آپؒ نے فرمایا:

''ہر کامل سے ہر طالب فیض نہیں اٹھا سکتا، اس کے لئے عقیدت، ادب اور اطاعت کی ضرورت ہے، ان کے بغیر ساری عمر ان کی صحبت میں رہ کر بھی دنیا سے محروم جانے والے ان گناہگار آنکھوں نے دیکھے ہیں۔''

آپؒ اہل ادب اور بے ادبوں کا موازنہ یوں فرماتے:

''میں نے ان گناہ گار آنکھوں سے اپنے دونوں مربیوں کے ہاں یہی دیکھا کہ عقیدت، ادب اور اطاعت کرنے والے چند دنوں میں جھولیاں بھر کر لے گئے اور جنھوں نے عقیدت، ادب اور اطاعت نہیں کی، وہ ساری عمر صحبت میں رہ کر بھی محروم رہے، اینٹ اگر بھٹہ میں ڈالی جائے اور نہ پکے تو وہ پلی کہلاتی ہے، کہتے ہیں کہ پلی سے کچی اینٹ اچھی ہوتی ہے کہ وہ مینہ کا مقابلہ پلی سے زیادہ کرتی ہے، اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کسی اللہ والے کے ہاں لے جائیں تو وہاں سے پک کر نکلنے کی توفیق عطا فرما دیں، آمین۔''

آپؒ روح کی حیات کو اصل حیات خیال کرتے تھے، لہٰذا اس کی تربیت کو لازمی سمجھتے تھے، فرمایا:

''حقیقت میں انسان روح کا نام ہے، انسان اگر جسم کا نام ہوتا تو مرنے والوں کا سارا جسم پاؤں کے ناخن سے سر کے بالوں تک موجود ہوتا ہے مگر گھر والے اس کو جلد ہی قبر تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ کون سی چیز گئی، معلوم ہوتا ہے کہ اندر جو روح تھی، وہی انسان تھا، جو چیز انسان کی شکل میں نظر آتی تھی، انسان کی لاش تھی۔''

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ نے ارشاد فرمایا کہ حضرتؒ حصول علم کے لئے پچاس فیصد ادب اور پچاس فیصد محنت کو ضروری سمجھتے تھے اور تربیت کے لئے سو فیصد ادب کو ضروری خیال فرماتے تھے، وہی مولانا رومؒ والی بات ہوئی کہ:

پیش   مردے   کاملے   پامال   شو

☆......☆......☆

طلباء کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی لانے کیلئے تربیتی واقعات

راہ علم کا مسافر طالب علم

مجموعہ افادات

حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ

سکول کالج کے طلبا کیلئے بالعموم اور مدارس دینیہ کے طلبا و طالبات کیلئے بالخصوص زادراہ کتاب جو انہیں زمانہ طالب علمی کی اہمیت کو اجاگر کر کے اپنے وقت کو قیمتی بنانے کی دعوت دیتی ہے... اکابر کے زمانہ طالب علمی کے حیرت انگیز واقعات... جن کا مطالعہ آپ کو بھی ایک مثالی طالب علم بنا سکتا ہے... راہ علم کے مبارک سفر کے تمام نشیب و فراز سے متعلق اہم مضامین سے مزین [redacted] ایک ایسی کتاب جو آپ کو حقیقی علم سے روشناس کرا کر عمل کیلئے بے چین کر دے

یہ کتاب... اور ادارہ کی دیگر اصلاحی کتب... مدارس دینیہ میں تقسیم کرنے کیلئے... رعایت کے علاوہ ادارہ کی طرف سے خصوصی تعاون کیا جائیگا

ادارۂ تالیفات اشرفیہ
0322-6180738 061-4519240